سوال

میں ایک معذور نوجوان ہوں اورالحمدللہ وہیل چیئر پر چلتا پھرتا ہوں، ایک رات مجھے نماز فجر سے قبل احتلام ہوا تو جسمانی کمزوری کی بنا پر میں غسل نہیں کرسکتا تھا، اورنہ ہی طلوع شمس سے قبل اپنا لباس تبدیل کرسکتا تھا، اورمیں نماز فجر بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا، چنانچہ میں نے وضوء کرکے نماز ادا کرلی، کیا یہ عمل جائز تھا یا نہیں، اوراگرجائز نہ تھا تو مجھے کیا کرنا ہوگا ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو دنیا و آخرت میں عافیت سے نوازے

جو شخص احتلام یا جماع کی بنا پرجنبی ہوجائے اس کےلیے غسل کرنا فرض ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والوجب تم نماز کےلیے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اوراپنے سروں کا مسح کرو، اوراپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو، اوراگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو، ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو، یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو، اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو، اسے اپنے چہروں اورہاتھوں پر مل لو، اللہ تعالی تم پر کسی قسم کی کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے، اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے، تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو المآئدۃ (6).

چنانچہ اگر پانی نہ ہونے، یا پانی استعمال کرنے کی استطاعت نہ ہونے کی بنا پر غسل نہ کرسکتا ہو، تو وہ تیمم کرکے نماز ادا کرلے؛ جیسا کہ اوپر کی آیت میں یہ فرمان باری تعالی موجود ہے :

ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو، یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو، اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو، اسے اپنے چہروں اورہاتھوں پر مل لو، اللہ تعالی تم پر کسی قسم کی کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے، اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے، تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو المآئدۃ (6).

اوراسی طرح جسے احتلام ہوجائے اوراسے ٹھنڈا پانی استعمال کرنے سے بیمار ہونے کا خدشہ ہو، اوراسے پانی گرم کرنے کےلیے کچھ نہ ملے، یا پھر پانی دور ہو وہاں تک پہنچنا مشکل ہو، اور اسے پانی لاکردینے والا کوئی نہ ہو، تو وہ شخص بھی تیمم کرکے نماز ادا کرلے

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں لکھتے ہیں :

" اور جو شخص مریض ہو اور حرکت کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اور نہ ہی اسے پانی لاکردینے والا کوئی شخص ہو، تو وہ پانی نہ پانے والے کی طرح ہی ہے، کیونکہ اس کےلیے پانی تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہیں اوراگر نماز کا وقت نکلنے سے قبل کوئی شخص اسے پانی لاکردینے والا ہو، تو وہ پانی کو پانے والے کی طرح ہی ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی (151/1).

اور جس مریض کے لیے سارا جسم دھونا تو ممکن نہ ہو، لیکن جسم کا کچھ حصہ دھوسکتا ہو، تو اس کے لیے حسب استطاعت جسم کا حصہ دھونا فرض ہے، اور باقی کی جانب سے تیمم کرلے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

تو تم اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا تقوی اختیار کرو التغابن (16).

لیکن غسل کے بدلے میں وضوء کفائت نہیں کریگا

آپ مزید فائدہ کے لیے سوال نمبر (71202) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

اس بنا پر آپ یہ نماز لوٹانی چاہیے

دوم :

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق منی طاہر ہے، اس لیے آپ کے لیے نہ تو لباس تبدیل کرنا اور نہ ہی دھونا لازم ہے، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (2458) کے جواب کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

96919